دل کی بات

قانونِ توہین رسالت اور امتناع قادیانیت کو ختم کرانے کی

امریکی سازش

امریکی ایوان نمائندگان میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ توہین رسالت اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی شق کالعدم قرار دی جائے۔ یہ قرارداد جنرل پرویز مشرف کے سرکاری دورۂ امریکہ کے موقع پر 14 فروری 2002ء کی شام ایوانِ نمائندگان میں پیش کی گئی۔ پاکستان سے متعلق قرارداد بین الاقوامی تعلقات کمیٹی کے سپرد کر دی۔ قرارداد میں حقوق انسانی کے عالمی اعلامیہ کی شق 18 کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں کسی کے مذہب تبدیل کرنے پر کوئی قدغن نہیں ہے۔

''حقوق انسانی کے عالمی اعلامیہ میں جو امریکہ اور دیگر مغربی طاقتوں نے تیار کرایا ہے ہر عقیدے پر عمل درآمد اور اس کی تبدیلی کی کھلی اجازت دی گئی ہے'' (روزنامہ پاکستان لاہور، ۱۹ فروری ۲۰۰۲ء)

سقوط کابل کے بعد اسلام اور عالم اسلام کے خلاف امریکہ کے جارحانہ اقدامات میں بہت تیزی آ گئی ہے۔ پاکستان کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت روز افزوں ہے۔ درج بالا قرارداد ایک واضح ایجنڈا ہے اور اس پر عمل درآمد کے لئے ہر ممکن طریقے سے ماحول سازگار بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں کفار و مشرکین کی ایجنٹ این جی اوز کے ذریعے قانونِ توہینِ رسالت کے خلاف شور شرابا اور غل غپاڑا کرا کے قانون کو غیر مؤثر بنا دیا گیا۔ اس مکروہ کھیل کے پس پردہ قادیانی پوری قوت کے ساتھ متحرک ہیں۔ امریکی ایوانِ نمائندگان میں پیش کی جانے والی یہ قرارداد قادیانیوں کے صیہونی ایجنٹ ہونے کا دستاویزی ثبوت ہے۔ اگر کوئی امریکی ایوان کے عیسائی اور یہودی نمائندوں کو مسلمان قرار دیتا تو ان کی ناراضی اور برہمی قابلِ فہم تھی لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ انہیں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے پر اعتراض ہے۔ ہم انہی صفحات میں متعدد بار اس خطرہ کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ قانونِ توہین رسالت کو غیر مؤثر تو پہلے ہی کر دیا گیا ہے اب اسے ختم کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ خود جنرل پرویز مشرف اپنے ایک خطاب میں اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ وہ توہینِ رسالت قانون پر بھی ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ مگر ملکی و قومی مفاد میں اس اقدام سے رک گئے۔ حالات و قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت کسی دن یہ امریکی مطالبہ بھی ''وسیع تر ملکی و قومی مفاد'' میں (خدانخواستہ) پورا کر دے گی۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر و قائد سید عطاء المہیمن بخاری نے 8،7 مارچ کو چناب نگر میں منعقدہ اٹھائیسویں سالانہ شہداءِ ختم نبوت کانفرنس میں اربابِ حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ ''قانونِ توہینِ رسالت، قراردادِ اقلیت اور قانونِ امتناعِ قادیانیت کو چھیڑنے سے باز رہے'' یہ مسائل متفقہ طور پر آئین میں طے ہو چکے ہیں۔ جذب و عشق کا یہ معاملہ انتہائی حساس اور نازک ہے۔ ان مسائل کا تعلق امتِ مسلمہ کے بنیادی عقائد سے ہے۔ انہیں ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو قوم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنے عقائد کا تحفظ کرے گی اور مسلمانوں کی صد سالہ جدوجہد کے نتائج و ثمرات کو برباد نہیں ہونے دے گی۔ قائد احرار نے بجا طور پر امت مسلمہ کی ترجمانی کی ہے۔ تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں کے بھی یہی جذبات ہیں اور ان میں مکمل اتفاق و ہم آہنگی لاریب عطیہ الٰہی ہے۔ ان شاء اللہ حکومت اس محاذ پر منہ کی کھائے گی۔

پاکستان سیکولرازم کے راستے پر اور سیکولر بھارت میں مسلم کش فسادات

پاکستان کے لادین حکمرانوں اور سیاستدانوں نے مل کر جناح کا پاکستان 1971ء میں ختم کیا اور اب نظریۂ پاکستان کی تدفین کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ نئے اور روشن خیال پاکستان کی تعمیر ہو رہی ہے۔ پاکستان اور بھارتی افواج سرحدوں پر آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ بھارتی صوبہ گجرات کے مسلم کش فسادات میں تاریخ کے بدترین مظالم ہو رہے ہیں۔ جنونی ہندو مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کر رہے ہیں۔ لیکن مملکت خداداد پاکستان میں اظہارِ غم کی بجائے کتوں کی لڑائی کے ملکی سطح پر مقابلے ہو رہے ہیں۔ بسنت منائی جارہی ہے۔ بوکاٹا اور فلمی فحش گانوں کے شور میں احمد آباد کے شہید و مظلوم مسلمانوں کی چیخوں، آہوں اور سسکیوں کو دبا دیا گیا ہے۔ ٹیلی ویژن پر فحاشی و عریانی پھیلائی جارہی ہے۔ تمام ذرائع ابلاغ شیطانی کھیل کے لئے وقف کر دیئے گئے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ سب کچھ روشن خیال پاکستان کی ترقی پسند حکومت کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ حکمِ شاہی یہ ہے کہ جسے پروگرام پسند نہیں وہ ٹی وی بند کر دے۔ یہ نظریۂ پاکستان کی جدید تشریح اور جناح اور اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ اگر ترپن سال بعد پاکستان کو اسلامی جمہوریہ کی بجائے سیکولر ہی بنانا تھا تو جناح و اقبال کو سیکولر بھارت میں رہنے پر کیا اعتراض تھا؟ تین لاکھ مسلمانوں نے جان کی قربانی کیوں دی اور پچپن ہزار بیٹیوں نے اپنی عصمتیں اسی بسنتی اور کٹے پال معاشرے کی تشکیل کے لئے برباد کی تھیں؟ امریکہ، روس کے بعد اب پاکستان میں کسی گورباچوف کے ذریعے ''تشکیلِ نو'' کر رہا ہے۔ پاکستان کو سیکولرازم کی شاہراہ پر گامزن کرنے والے یاد رکھیں کہ آج سیکولر بھارت میں اپنے مسلمان بھائیوں کے قتلِ عام پر آنسو بہانے کی بجائے جشنِ بسنت منانے والے پاکستانی سیکولرسٹوں پر براوقت آیا تو ان پر بھی کوئی آنسو نہیں بہائے گا۔ جشن ہی منائے گا۔ عالمی سامراج اسی جشن کی تکمیل کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کھچے پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ اور غیرت و حمیت کی نعمتیں ہمیں لوٹا دے۔ (آمین)